65868-کیا سیلان میں بتلا شخص کی نماز اور روزہ قبول ہے ؟

سوال

کیا سیلان کے مرض میں بتلا شخص کا نماز اور روزہ قبول ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سیلان کا عمومی مرض ، یعنی مرد اور
عورت کی پیشاب والی جگہ سے پیپ وغیرہ کا رسنا یہ سیلان کا مرض کہلاتا ہے .

اس مرض کا روزہ پر کوئی اثر نہیں .

لیکن نماز کے متعلق عرض یہ ہے کہ :
پیشاب اور پاخانہ والے مقام سے نکلنے والی ہر چیز مثلا : پیشاب ، پاخانہ ، ہوا ، مذی ،
خون ، پیپ وغیرہ سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے .

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
14321) کے جواب کا مطالعہ کریں .

اس بنا پر سیلان کے مرض میں بتلا
شخص سے نکلنے والی پیپ سے وضوء ختم ہو جاتا ہے ، لیکن اگر یہ پیپ مسلسل نکلتی رہے ،
اور مریض اس پر کنٹرول نہ کر سکتا ہو تو اس کا حکم بھی سلسل البول کی بیماری میں
بتلا شخص کا ہوگا ، یعنی جو شخص پیشاب کنٹرول نہیں کر سکتا ، بلکہ پیشاب اس کے
اختیار کے بغیر ہی نکلتا رہتا ہے .

اس کا حکم یہ ہے کہ :

اگر اس مریض کو معلوم ہو کہ کچھ معین
اوقات میں خارج ہوتی ہے اور پھر اتنی مدت تک یہ مادہ خارج نہیں ہوتا کہ اس میں
طہارت کر کے نماز ادا ہو سکتی ہو ، تو اس کو اس کے رکنے کا انتظار کرنا چاہیے ، چاہے

نماز باجماعت کا وقت جاتا رہے، پھر وہ اس مادہ کے رکنے کے وقت میں وضوء کر کے وقت
کے اندر ہی نماز ادا کر لے.

لیکن اگر وہ مسلسل ہی خارج ہو اور
کسی بھی وقت نہ رکے تو مریض کو اپنی شرمگاہ پر کپڑا وغیرہ یا پھر نیپی لگانی چاہیے
جو مادہ کو پھیلنے سے روکے، اور اس کا بدن اور لباس پلید نہ ہو، اور نماز کا وقت
ہونے پر وہ ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کر لے، اگر وضوء کے بعد کچھ خارج ہو
تو وہ نقصان دہ نہیں، چاہے دوران نماز ہی خارج ہو جائے.

اور وہ اس وضوء کے ساتھ اس فرضی نماز
کا وقت نکلنے تک نوافل بھی ادا کر سکتا ہے.

آپ سوال نمبر (
22843) اور (
39494) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

یہ تو اس صورت میں ہے... کہ جب سوال
کرنے والے کا سوال یہ ہو کہ: کیا اس پیپ کے مسلسل نکلنے کی صورت میں نماز اور روزہ
صحیح ہے؟

لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ اس نے
فحش کام کا زنا کا ارتکاب کیا ہے (کیونکہ سیلان کا مرض غالب طور پر حرام تعلقات
قائم کرنے سے پیدا ہوتا ہے) تو اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ جو شخص اللہ تعالی کی
جانب رجوع کرتا ہوا اس کے سامنے توبہ کرتا ہے، اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس
کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اور پھر توبہ کرنے والا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کے
گناہ نہ ہوں، انسان نے جس قدر بھی گناہ کر لیے ہوں، اور پھر وہ اللہ تعالی کے سامنے
سچی اور پکی توبہ کر کے اپنے کیے پر نادم ہو تو اللہ تعالی کو بخشنے والا رحم کرنے
والا پائیگا:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

**{کہہ دیجئے: اے میرے وہ بندو جنہوں
نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، تم اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقینا اللہ**

تعالی سب گناہ معاف کر دینے والا ہے، بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے }.الزمر (53).

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :
اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک بھی پہنچ جائیں، اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دونگا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3540) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

"عنان السماء" یہ بادل ہیں، اور آسمان کی طرف اضافت بلندی اور ارتفاع کی تصویر کشی کے لیے ہے، کہ گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ رہے ہوں. انتہی

ماخوذ از : تحفۃ الاحوذی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9393) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.